© rasailojaraid.com

حضرت مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

دوامِ حدیث

قسط نمبر

# حفاظتِ حدیث

## صحتِ حدیث کی شرائط

### ایک شبہ کا ازالہ

منکرین حدیث نے قرآن میں تاویل کا دروازہ کھول دیا۔ معجزات کی تاویلیں کر ڈالیں تاکہ قرآن میں کوئی چیز علومِ حاضرہ کے خلاف نہ رہے اور احادیث کو ادنیٰ مخالفت کی بنا پر رد کر دیا۔

یہ شبہ چونکہ اثراتِ مذکورہ کا باعث ہے اس لیے مناسب ہے کہ ہم اس کی طرف زیادہ توجہ دیں مگر باقی اعتراضات کو فرعی اور ضمنی سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔ مگر ان کی تحریروں سے بعض عوام الناس جو اصل وجہ سے ناواقف ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث کے ظنی ہونے کی بحث تحقیقی طور پر کر رہے ہیں۔ اس لیے ہم نے ان کے فرعی اعتراضات (دین یقینی ہوتا ہے۔ حدیثیں ظنی ہیں، محرف ہیں) کو پہلے لیا ہے اور حدیث کی حفاظت کی آٹھویں وجہ میں ان کا یہ شبہ ذکر کیا ہے۔

حفاظت حدیث کے لیے جو ہم نے آٹھ اسباب بیان کیے ہیں۔ ان میں ناظر بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ وہ احادیث جن کی صحت پر اتفاق ہے، ثبوت میں یقینی ہیں، ظنی نہیں اور جن کی صحت میں اختلاف ہے مگر ان میں از روئے قواعدِ محدثین صحت راجح ہے۔ ان سے بھی علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ایسے علم کو منطق میں یقین نہیں کہتے، مگر وہ علم اس معنے میں ظنی بھی نہیں جن کی مذمت کتاب و سنت میں وارد ہوئی ہے۔ پس احادیث کو ظن کہہ کر ٹال دینا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



جہالت ہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔

(۲) حدیث کی صحت کا معیار وہی شرائط ہیں جن کا محدثین نے ذکر کیا ہے۔ بعض لوگ جو حدیث کی صحت کے لیے اور شرطوں کا اضافہ کرتے ہیں :-

۱۔ قرآن کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ عقل کے خلاف نہ ہو

غلط ہیں کیونکہ استقرار سے محدثین نے ثابت کیا ہے کہ ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ شرائط مذکورہ (جو محدثین کے نزدیک معتبر ہیں) کے پائے جانے کے بعد اب تک کوئی حدیث قرآن اور عقل کے خلاف نہیں پائی گئی۔ نیز یہ بحث ثبوت کے لیے ہے اور ثبوت کے لیے سند کی ضرورت ہوتی ہے۔ دلالت کی بحث الگ ہے۔ قرآن اور عقل کی مخالفت کی بحث دلالت سے متعلق ہے۔ اگر کوئی صحیح حدیث ظاہری مفہوم کے اعتبار سے قرآن کے خلاف معلوم ہوتی ہو تو اس وقت دو ہی صورتیں ہوں گی

۱۔ یا حدیث کا ظاہری معنے مراد نہیں ہوگا

۲۔ یا قرآن کا مطلب کچھ اور ہوگا۔

جیسے قرآن کریم کی ایک آیت دوسری آیت کے خلاف معلوم ہوتی ہے تو اس وقت بھی یہی کہا جائے گا کہ ان دونوں آیتوں میں سے ایک کا مفہوم وہ نہیں جو سمجھا جارہا ہے۔ یہ نہیں کہا جائے گا کہ ایک آیت معاذ اللہ صحیح نہیں۔

دیکھو قرآن مجید میں مندرجہ ذیل آیتوں میں بظاہر تخالف معلوم ہوتا ہے مگر اپنے اپنے محل پر رکھنے سے اختلاف اٹھ جاتا ہے۔

## پہلا اختلاف

۱۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ [۱]

ہم نے تجھ سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ تیری نظر آج تیز ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن کافر کی نظر تیز ہوگی۔

---

[۱] سورۂ قٓ پ ۲۶ ع ۱۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اس آیت کے خلاف دوسری آیت یہ ہے۔

وَ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى [1]

قیامت کے دن اس کو اندھا اٹھائیں گے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر قیامت کے دن نابینا ہوگا۔

## دوسرا اختلاف

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ [2]

اس دن نہ ان میں نسبیں ہوں گی نہ ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔

اس آیت میں آپس میں سوال کرنے کی نفی کی گئی ہے۔

اس آیت کے خلاف دوسری آیت:

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ [3]

ایک دوسرے پر متوجہ ہو کر سوال کریں گے۔

اس آیت میں سوال کرنے کا ذکر ہے۔

## تیسرا اختلاف

وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا [4]

قیامت کے دن ان کو منہ کے بل اندھے، بہرے گونگے اٹھائیں گے۔

اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ کافر بہرے ہوں گے یعنی سننے کی نفی ہے۔

اس آیت کے خلاف دوسری آیت یہ ہے۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا [5]

جس دن ہمارے پاس آئیں گے بڑے سننے دیکھنے والے ہوں گے

اس آیت میں سننے کا ذکر ہے۔

جس طرح مذکورہ آیات میں ایک آیت بظاہر دوسری کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر ان

---

[1] سورہ طٰہٰ [2] سورہ مومنون [3] سورہ صافات [4] سورہ اسراء [5] سورہ مریم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



میں تطبیق ہو سکتی ہے کہ ان آیتوں کے اوقات الگ الگ ہوں۔ کیونکہ قیامت کا دن بہت لمبا ہو گا کبھی کافر بہرے، گونگے، اندھے ہوں گے اور کبھی دیکھنے سننے، سوال کرنے کی طاقت مل جائے گی۔

اسی طرح اگر کوئی صحیح حدیث بظاہر قرآن کے خلاف معلوم ہو تو تطبیق بیان ہو سکتی ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے حدیث کی صحت کے لیے یہ شرط لگائی کہ قرآن کے خلاف نہ ہو صحیح نہیں کیونکہ کوئی صحیح حدیث ایسی نہیں جو بظاہر قرآن کے خلاف ہو اور تطبیق نہ ہو سکے۔

یہی حال اس شرط کا ہے کہ عقل کے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صحیح حدیث کوئی نہیں پائی گئی جو حقیقۃً عقل کے خلاف ہو۔ ہاں بعض حدیثیں ایسی ہیں جو بظاہر عقل کے خلاف ہیں مگر حقیقت میں عقل کے خلاف نہیں۔ جس طرح قرآن کی بعض آیات بھی بعض لوگوں کے ہاں بظاہر عقل کے خلاف معلوم ہوتی ہیں مگر حقیقت میں خلاف نہیں ہوتیں۔


شیخ الاسلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ کی معرکہ آرا تفسیر

# تفسیرِ ثنائی

تین خوبصورت جلدوں میں

سفید کاغذ، عمدہ طباعت، شاندار کتابت، حسین گٹ اپ، قیمت مکمل ۲۲ روپے

عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے

ادارہ ترجمان السنۃ ۷۔ ایبک روڈ انارکلی لاہور


© rasailojaraid.com